قیدیوں کے احکام:

ثُمامہ بن اُثَال مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ قیدی کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور جو کچھ بھی کھانا تمھارے پاس ہے اسے دے دو، صحابہ کرام نے اپنے پاس موجود چیزیں ثُمامہ بن اُثَال کو دے دیں اور صبح وشام انہیں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا دودھ دیا جاتا تھا۔ وہ اس حسن اخلاق سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ اسلام قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ انھیں اسلام کی ہدایت سے سرفراز فرمائے یا ان قیدیوں کے بدلے مسلماں قیدی چھوڑ دیے جائیں۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿ فَإِذَا لَقِيتُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَضَرۡبَ ٱلرِّقَابِ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَثۡخَنتُمُوهُمۡ فَشُدُّواْ ٱلۡوَثَاقَ فَإِمَّا مَنَّۢا بَعۡدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتَّىٰ تَضَعَ ٱلۡحَرۡبُ أَوۡزَارَهَاۚ ﴿٤﴾ ﴾ (محمد: ٤)

"پس جب ان کافروں سے تمھاری مڈ بھیڑ ہو تو پہلا کام گردنیں مارنا ہے، یہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو، تب قیدیوں کو مضبوط باندھو، اس کے بعد تمھیں اختیار ہے احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کرو تا آنکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے"۔

یہ آیت کریمہ ہمیں مشرکوں سے قتال کرنے پر ابھارتی ہے تاکہ ان کی طاقت کو نیست ونابود کیا جاسکے اور اس کے بعد انھیں قیدی بنالیں۔ ان قیدیوں کے قرآن وحدیث کی روشنی میں کچھ حکام ہیں:

۱- **بطور احسان آزاد کرنا:** دشمن کے قیدیوں کو بلا معاوضہ رہا کردیا جائے شاید کہ وہ ہدایت پالیں اور ایمان لے آئیں۔

۲- **قتل کرنا:** یہ بڑے بڑے دشمنوں کے حق میں جائز ہے۔ یہ حکم عام نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے غزوہ بدر میں نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا تھا اور اسی طرح غزوہ احد میں ابو عزہ الجمحی کو قتل کیا تھا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسۡرَىٰ حَتَّىٰ يُثۡخِنَ فِي ٱلۡأَرۡضِۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ ٱلدُّنۡيَا وَٱللَّهُ يُرِيدُ ٱلۡأٓخِرَةَۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ ﴾ (الأنفال: ٦٧)

"کسی نبی کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں جب تک کہ زمیں میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے۔ تم لوگ دنیا کے فائدے چاہتے ہو حالانکہ اللہ کے پیش نظر آخرت ہے اور اللہ غالب اور حکیم ہے"۔

۳- **فدیہ کے عوض میں آزاد کرنا:** اس سے مراد دشمن کے قیدیوں کو کچھ مال یا کچھ کام کے عوض رہا کرنا، یا ان کے بدلے مسلم قیدیوں کو آزاد کرانا ہے۔ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے بعض مشرکین کو مال کے عوض میں رہا

کیا اور کچھ مشرکین کو مسلم قیدیوں کی رہائی کے عوض میں چھوڑا۔ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے دو مشرک قیدیوں کے بدلہ میں دو مسلم قیدیوں کو رہائی دلوائی اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ مشرکوں کو اس شرط پر آزاد کیا کہ ان میں سے ہر ایک شخص دس مسلمان بچوں کو لکھنا اور پڑھنا سکھائے۔

۴-غلام بنانا: دشمن کے قیدیوں کو غلام بنالیا جائے اور یہ صرف جنگ کے موقع پر ہوتا ہے۔ اسکے باوجود بھی اسلام نے ان کے ساتھ اچھا برتاو کرنے کا حکم دیا ہے اور کبھی کبھی دشمن فوج کچھ مسلمان فوجیوں کو قیدی بنالیتی ہے، ایسی صورت میں مسلمان حاکم اور قائد پر واجب ہے کہ وہ اس کی رہائی کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کریں مثلا معاہدہ کرکے یا قیدیوں کا تبادلہ کرکے وغیرہ وغیرہ۔

۵-قیدی بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کا حکم جنکا تعلق جنگ سے نہ ہو:

حاکم کو اختیار ہے کہ ان کے بارے میں جو حکم صادر کرنا چاہے کرے۔ ان کا حکم دوسرے قیدیوں کی طرح ہوگا، آدمی غلام بنالئے جائینگے اور عورتیں ان مسلمانوں کی لونڈی بن جائیں گی جنکے حصہ میں آئیں گی لیکن اس قسم کے قیدیوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

بلاشبہ یہ احکام و قوانین ایک عظیم تہذیبی سرمایہ ہے جسے اسلام نے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اسلام کی آمد سے قبل خاص قوانین نہیں تھے جنکی پابندی کرنا دنیا کے لئے لازم تھا بلکہ غلاموں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا تھا اور عام طور پر انھیں قتل کرنا جائز تھا، لیکن اسلام میں واضح احکام ہیں، جس کے مطابق قیدیوں کی رہائی ممکن ہے بلکہ اسلام نے قیدیوں اور غلاموں کی رہائی کے مختلف طریقوں کا ذکر کیا ہے جیسے مکاتبہ وغیرہ (آقا اور غلام کے درمیان معاہدہ جس کے تحت غلام مقررہ رقم کی آخری قسط ادا کرنے کے بعد آزاد ہو جاتا ہے)

اس طرح ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی عظمت و برتری جنگی میدان میں اس کے بلند اصولوں اور قوانین سے ظاہر ہوتی ہے۔